السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک حدیث میں آتا ہے:

(اِتَّقُوْافِرَاسَۃَ الْمُؤمِنِ فَاِنَّہ یَنْظُرُ بِنُوْرِاللّٰہِ» (الحدیث»

''مومن کی فراست سے ڈرو کہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔''

توکیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نورالٰہی کے ذریعہ سے علم مغیبات نہیں رکھتے، حالانکہ آپ مجمع النورین تھے۔ ایک نور نبوت اوردوسرا نورالٰہی چنانچہ آپ نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو خاص بات جوانہوں نے اپنی بیوی ام الفضل سے کہی تھی بدر کے دن بتلائی جبکہ انہوں نے فدیہ یوم بدر دینے س یعذر کیا یہ واقعات بتلاتے ہیں کہ آپ علم مغیبات رکھتے تھے اور آپ عالم الغیب تھے۔

---

# الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

فراست کے معنی ہیں کہ کسی کے رنگ ڈھنگ سے کسی بات کا پتہ لگا لینا سو یہ بہت محدود علم ہے۔ پھر علم غیب کی قسم سے بھی نہیں۔ چنانچہ نمبراول کے جواب میں علم غیب کی تعریف سے ظاہر ہے قرآن مجید میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت ارشاد ہے:

(وَلَتَعْرِفَنَّھُمْ فِیْ لَحْنِ الْقَوْلِ  (پارہ ۲۶، رکوع ۷

''یعنی اے محمد! تو منافقوں کو طرز بات میں پہچان لے گا۔''

دوسری آیت میں ہے:

(وَاِذَارَاَیْتَھُمْ تُعْجِبُکَ اَجْسَامُھُمْ وَاِن یَقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِھِم کَاَنَّھُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَۃٌ  (المنافقون

''اے محمد! جب تو منافقوں کو دیکھتا ہے تو ان کے جتے تجھے تعجب میں ڈالتے ہیں اور اگر بات کرتے ہیں تو ان کی بات کو سنتا ہے، گویا کہ وہ لکڑیاں (دیوار سے) کھڑی کی گئی ہیں۔''

تیسری آیت میں ہے:

(وَمِنْ اَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ مَرَدُوْا عَلَی النِّفَاقِ لَا تَعْلَمُھُمْ نَحْنُ نَعْلَمُھُمْ  (پارہ ۱۱، رکوع ۳

''یعنی اہل مدینہ سے کئی نفاق پر اڑے ہوئے ہیں اے محمد! ان کو نہیں جانتا ہم جانتے ہیں۔''

پہلی آیت میں پہچان کا ذکر ہے، دوسری میں ذکر ہے کہ تو ان کے جتے دیکھ کر ان کو شریف سمجھ کر ان کی بات توجہ سے سنتا ہے حالانکہ وہ نکمے ہیں۔ جیسے دیوار سے کھڑی ہوئی لکڑیاں بے کار ہیں۔ تیسری آیت میں صاف ہے کہ کئی منافقوں کا تجھے علم نہیں۔ حالانکہ وہ مدینے میں رہتے ہیں ان سب آیتوں کو ملا کر یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ وحی کے سوا عام حالات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے باقی انسانوں کی طرح ہیں صرف کمی بیشی کا فرق ہے کسی کی فراست زیادہ تیز ہے، عقلوں اور بینائیوں وغیرہ میں فرق ہے مومن کی فراست نور ایمانی کی وجہ سے نسبتاً زیادہ تیز ہے اللہ کے نور سے نور ایمانی مراد ہے مگر اس کمی بیشی سے کوئی بشریت سے متجاوز نہیں ہو سکتا، اس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سمجھ لینا چاہیئے اگرچہ آپ کی فراست نسبتاً تیز ہے مگر بعض دفعہ پتہ نہیں لگتا چنانچہ اوپر آیات سے واضح ہے۔

خلاصہ یہ کہ ایک تو یہ علم محدود ہے ہر شے کا علم نہیں دوم علم غیب کی قسم سے نہیں بلکہ اسباب عادیہ سے حاصل ہے، سوم اس میں غلطی بھی ہو جاتی ہے۔ کیونکہ فراست ضروری نہیں کہ صائب ہو۔ چنانچہ یہ مشاہدہ ہے، خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قسم کے بہت واقعات ہیں چنانچہ سورہ حشر کے شان نزول کا واقعہ اس قسم کا ہے جس میں ذکر ہے کہ یہود نے آپ کو ایک دیوار کے نیچے بٹھایا، اور اوپر سے پتھر پھینک کر آپ کا کام تمام کرنا چاہا۔ مگر جبرائیل نے آکر اطلاع کردی۔ اس موقعہ پر بجز وحی کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی فراست اور آپ کے ساتھیوں کی فراست کچھ نہ کر سکی، غرض اس قسم کے بہت واقعات ہیں پس اس کو علم غیب سے کوئی تعلق نہیں۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والسلام علی رسولہ الکریم وعلی الہ واصحابہ اجمعین

(عبداللہ امرتسری ۶ ۱ ربیع الاول ۱۳۸۰ ھ فتاویٰ اہلحدیث روپڑی : جلد اول، صفحہ ۲۲۲)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

**فتاوی علمائے حدیث**

## جلد 09 ص 389

## محدث فتویٰ